وقتِ دعا ہے

مدیر کے قلم سے

ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہے، اس ماہ مبارک کی ساعتیں، قرآن مبین کی مسحور کن تلاوت سے معطر رہتی ہیں، مسجدوں میں، گھروں میں، شہروں میں، دیہاتوں میں، ہر سو، ہر سمت تلاوتِ قرآن کی ایمانی صدائیں گونجتی ہیں، مؤمن کی روح شاداب اور دل آباد رہتا ہے، معصیتوں اور نافرمانیوں کے ہجوم میں وہ اپنے رب کریم کی بارگاہ میں دامنِ عفو و بخشش پھیلاتا ہے، لجاتا اور گڑگڑاتا ہے، یہاں تک کہ اپنے رب کی شانِ کریمی سے مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور مرادیں پانے میں بالآخر کامیاب ہو جاتا ہے۔

۱۴۳۱ھ کا ماہِ رمضان ایک ایسے وقت میں آیا کہ مسلمان اور عالم اسلام زخم خوردہ ہیں...... خاص کر مسلمانان پاکستان قدرتی آفات کی زد میں ہیں، سیلاب نے شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں اجاڑ دیں، متاثرین کی تعداد لاکھوں میں نہیں کروڑوں میں اور مالی نقصانات کا اندازہ اربوں میں ہے، تازہ اخباری رپورٹ کے مطابق......

"سیلاب کے نتیجے میں اب تک 12 سو افراد جاں بحق اور ایک کروڑ 40 لاکھ افراد متاثر ہوئے، 2 لاکھ 88 ہزار مکانات تباہ ہو گئے، صوبہ خیبر اور پنجاب کے مختلف علاقوں میں وحشتناک تباہی پھیلانے کے بعد سیلاب کا رُخ صوبہ سندھ کی طرف ہے اور سکھر اور آس پاس کے اطراف کے سینکڑوں دیہات زیر آب آچکے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ملک معیشت کے لحاظ سے دس سال پیچھے جا چکا ہے"۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ہیبت ناک تباہی کے موقع پر متاثرین کے ساتھ عالمی، قومی اور ملکی سطح پر تعاون اور امداد کے لیے جو جوش اور جذبہ ہونا چاہیے، اور جس رفتار اور مقدار کے ساتھ ان کی دادرسی ہونی چاہیے، وہ نظر نہیں آرہی۔ کھلے آسمان کے نیچے لاکھوں مرد، خواتین اور بچے بھوک اور پیاس کی حالت میں بے یار و مددگار پڑے ہیں...... سرکاری اور غیر سرکاری ادارے اور رفاہی تنظیمیں متاثرین کو تھوڑا بہت تعاون پہنچانے کے لیے حرکت میں آئی ہیں، لیکن جس پیمانہ پر امدادی کاموں کی ضرورت ہے، وہ ناپید ہے۔

ماہ رمضان غم خواری اور بھائی چارگی کا مہینہ ہے، اس میں کسی کا درد اور غم دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ محسوس ہوتا ہے، لیکن مصیبت کی اس گھڑی میں احساس کے وہ آثار نظر نہیں آرہے، شاید پے در پے صدموں نے ہمارے ملی اور قومی وجود سے احساس کا خاتمہ کردیا ہے...... یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ اس طرح کی آفات اور قدرتی حادثات انسانوں کو جھنجھوڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرت کے تازیانے ہوتے ہیں، ارشاد خداوندی ہے: ﴿ما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم و يعفوا عن كثير﴾ ”تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت ساری بداعمالیوں کو معاف بھی کردیتے ہیں“۔

کسی معاشرے میں دو نعمتوں کا ہونا، اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل و کرم کی علامت ہوتی ہیں، ایک امن، دوم فراوانیِ رزق...... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ان دو نعمتوں کا کئی جگہ ذکر کیا ہے، سورۂ قریش میں اللہ جل شانہ نے اپنی ان ہر دو نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے: ﴿فليعبدو ارب هذا البيت الذي أطعمهم من جوع وآمنهم من خوف﴾ ......

اسی طرح سورۂ نحل میں اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی ہے: ﴿وضرب اللّه مثلا قرية كانت آمنة مطمئنة يأتيها رزقها رغدا من كل مكان فكفرت بأنعم الله فأذاقها الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يكسبون﴾ جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک بستی تھی جو اطمینان کی حالت میں بالکل پُرامن تھی اور ہر جگہ سے وہاں رزق فراوانی کے ساتھ آتا رہا لیکن جب وہاں کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں ان سے چھین لیں اور انھیں بھوک اور خوف کا عذاب چکھایا، امن وہاں سے ختم ہوگیا، وہ خوف اور بدامنی کا شکار ہوگئی اور رزق کی وسعت اور فراوانی کی جگہ بھوک اور قحط عام ہوگیا۔ قرآن کریم نے ﴿بما كانوا يكسبون﴾ کہہ کر صراحت کردی کہ ان پر عذاب ان کی بداعمالیوں کے نتیجے میں آیا۔

بحیثیت مسلمان ہمیں اس طرح کی قدرتی آفات کو اپنے اعمال کے تناظر میں دیکھنا چاہیے، ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے آلودہ ہے، اس طرح کے قدرتی حادثات بے عمل یا بدعمل قوموں کو جگانے اور انھیں اپنے اعمال اور زندگی کی روشوں پر غور کرنے کے لیے قدرت کی طرف سے آتے ہیں، اگر یہ آفتیں، ان کے رجوع الی اللہ کا ذریعہ بن جائیں، وہ اپنے غلط رویوں سے باز آجائیں، بداعمالی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر گامزن ہوجائیں تو یہی سمجھا جائے گا کہ شر سے خیر کی صورتیں نکل آئیں اور اگر کوئی، قدرت کے ان تازیانوں سے عبرت حاصل نہیں کرتا تو اس کی قسمت میں دنیا اور آخرت کی بربادی کے سوا کیا آسکتا ہے ﴿ولنذيقنهم من العذاب الأدنى دون العذاب الأكبر لعلهم يرجعون﴾ اس بڑے عذاب سے پہلے ہم انھیں کم درجے کے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے، شاید یہ باز آجائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آفتوں اور مصیبتوں میں مبتلا اس قوم پر رحم فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے ان تمام نقصانات کا ازالہ فرمائے جو ملک کے طول و عرض میں ہوئے ہیں۔ وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وعلى آله أجمعين